1608-چڑیا گھر کی سیر کرنے کا حکم

سوال

سیر و تفریح کی غرض سے مختلف اشکال کے چڑیا گھروں کی سیر کرنا اور وہاں کے مناظر دیکھنے کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

جانوروں کو پنجروں میں بند رکھنے کے جواز کے قول کی بنا پر ان جانوروں کو رکھے گئے جگھوں پر جانا اور وہاں سیر و تفریح کرنا جنہیں آج کل چڑیا گھر کہا جاتا ہے جائز ہوگا، تاکہ جانوروں کی مختلف اقسام دیکھی جاسکیں.

اور بطور مبالغہ اس کو مستحب اور مندوب کہنا صحیح نہیں، کیونکہ اسکا مقصد تو صرف یہ ہے کہ اللہ تعالی کی مخلوق کو دیکھ کر اللہ کی مخلوقات میں غور و فکر کیا جائے، اور ان جانوروں کو دیکھ کر اس کی نشانیاں اور جانوروں کی زندگی و طبیعت کا مشاہدہ کیا جائے. جس سے مشاہدہ کرنے والے میں بہت اچھے آثار پیدا ہوتے ہیں، جو اس کے لیے اپنے پروردگار پر ایمان کی زیادتی و مضبوطی اور اللہ کی بلند بالا صفات پر ایمان میں گہرائی کا باعث بنتے ہیں، مثلا اللہ کی صفات قدرت و عظمت، اور حکمت وغیرہ پر ایمان....

اس طرح کے چڑیا گھروں کی زیارت کرنے سے ہم یہ بہتر نتائج حاصل کرتے ہیں، تو قرآن مجید کی ہمیں وہ دعوت یاد آجاتی ہے جو اللہ تعالی کی عظیم مخلوقات اور اس جہان میں غور و فکر اور تدبر کرنے کی دی گئی ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

.{اور کیا ان لوگوں نے آسمان و زمین کو دیکھ کر غور و فکر نہیں کیا، اور اللہ تعالی نے جو دوسری اشیاء پیدا کی ہیں ان میں غور نہیں کیا}.الاعراف (185).

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"اللہ تعالی کی نعمتوں پر غور و فکر کرو، اور اللہ تعالی کی ذات میں غور و فکر مت کرو"

اسے امام بیہقی نے شعب الایمان (136/1) اور لالکائی نے السنۃ (525/3) میں روایت کیا ہے، دیکھیں : سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ (395/4).

لیکن یہاں ایک چیز پر تنبیہ کرنا ضروری ہے کہ : چڑیا گھروں میں برائی کی کثرت جس میں مرد و عورت کا اختلاط بھی ہے پائی جاتی ہیں، حتی کہ ان جگھوں پر بھی برائی کی کثرت ہے جہاں مردوں اور عورتوں کے لیے باقاعدہ ایام مخصوص کیے جاتے ہیں، عورتیں ایسا لباس پہن کر آتی ہیں جو جائز نہیں، حتی کہ وہ لباس پہن کر تو کسی دوسری عورت کے سامنے آنا بھی جائز نہیں.

اس لیے ایسی جگھوں میں دعوتی پروگرام ترتیب دینا ضروری ہیں اکہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا کام کیا جاسکے، تاکہ اس طرح کی جگھیں شرعی مخالفات اور تساہل پسندی کا باعث نہ بن جائیں، اور ایسے ممالک جہاں پارکوں میں اصلاح کرنا ممکن نہیں، وہاں مسلمان شخص کو چاہیے کہ وہ کوئی مناسب وقت اختیار کرے تاکہ بیوی بچوں کو تفریح کی غرض سے لے کر جائے، وگرنہ وہ ان فساد و خرابی کی جگھوں سے دور ہی رہے تو بہتر ہے، تاکہ اپنے آپ اور اہل و عیال کو بھی اس فساد کا مشاہدہ کرنے سے بچا سکے، جو ان کے دین کے لیے بھی نقصاندہ ہے.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے.

واللہ اعلم.